109779 ـ فطرانہ میں دو مختلف جنس ایك ہی صاع میں دینا

سوال

كیا فطرانہ میں ایك چیز سے زائد ایك ہی صاع دینا جائز ہے، یعنی ایك چیز تین كلو دینے كی بجائے ہر ایك چیز ایك كلو دے دی جائے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مختلف اشیاء كا ایك ہی صاع فطرانہ میں دینا ان مسائل میں شامل ہوتا ہے جس میں فقھاء كا اختلاف پایا جاتا ہے، اس میں دو قول پائے جاتے ہیں:

" پہلا قول:

یہ صحیح نہیں، اور نہ ہی كفائت كریگا، یہ قول شافعیہ اور ابن حزم ظاہری كا قول ہے؛ كیونكہ انہوں نے ان ظاہری نصوص كا لیا ہے جن میں بیان ہوا ہے كہ فطرانہ معین انواع كا ایك صاع ہے، اس لیے جب نصف صاع ایك قسم سے اور نصف صاع دوسری چیز كا ادا كر دیا جائے تو نصوص میں وارد شدہ پر عمل نہیں ہوا.

امام شافعی اور مصنف ـ یعنی شیرازی ـ اور سارے اصحاب كا كہنا ہے كہ:

فطرانہ میں اگر دو جنسوں كو ملا كر ایك صاع دیا جائے تو یہ كفائت نہیں كریگا .... جس طرح قسم كے كفارہ میں پانچ اشخاص كو لباس دیا جائے اور پانچ كو كھانا تو یہ كافی نہیں؛ كیونكہ مامور اور حكم تو اس كا ہے كہ ایك صاع گندم یا جو وغیرہ دیا جائے، اور ان دونوں جنسوں میں سے ایك صاع نہیں دیا جائیگا.

بالكل اسی طرح جس طرح اسے دس مسكینوں كو كھانا دینے یا پھر لباس دینے كا حكم ہے، لیكن اس نے مذكورہ بالا صورت میں نہ تو دس اشخاص كو لباس دیا ہے، اور نہ ہی دس اشخاص كو كھانا دیا، یہی مذہب ہے " انتہی

دیكھیں: المجموع (6 / 98 ـ 99) اور مزید آپ مغنی المحتاج (2 / 118) اور تحفۃ المحتاج (3 / 323) كا بھی مطالعہ كریں.

اور المحلی میں ابن حزم رحمہ اللہ كا قول ہے:

" کچھ حصہ صاع کا جو اور کچھ کھجور نکالنا جائز نہیں، اور نہ ہی اصل میں اس کی قیمت دینی کافی ہو گی؛ کیونکہ یہ سب کچھ تو اس کے علاوہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا ہے " انتہی مختصرا.

دیکھیں: المحلی ابن حزم (4 / 259).

اور القواعد الفقهية میں ابن رجب حنبلی کہتے ہیں:

" جسے جو اشیاء کے درمیان اختیار دیا جائے اور اس کے لیے دونوں آدھی آدھی کرنا ممکن ہو تو کیا یہ کافی ہو گی یا نہیں ؟

اس میں اختلاف ہے، اور اس سے کئی ایک مسائل نکلتے ہیں:

اس میں یہ بھی ہے کہ:

اگر کسی شخص نے قسم کے کفارہ میں پانچ اشخاص کو کھانا کھلایا اور پانچ کو لباس دیا تو مشہور قول کے مطابق کافی ہوگا.

اور اس میں یہ بھی ہے کہ:

اگر کسی شخص نے دو جنسیں ملا کر ایك صاع فطرانہ دیا تو مذہب یہی ہے کہ کفائت کر جائیگا، اور ایك وجہ کے مطابق یہ کافی نہیں ہو گا " انتہی

دیکھیں: القواعد الفقهية قاعدہ نمبر (101) صفحہ نمبر (229) مزید آپ الانصاف (3 / 183) اور حاشية ابن عابدين (2 / 365) کا بھی مطالعہ کریں.

سنت نبویہ کی ظاہر نصوص پر عمل کرتے ہوئے ہم بھی امام شافعی رحمہ اللہ کا مسلك ہی اختیار کرتے ہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانہ میں ایك صاع جو یا ایك صاع کھجور وغیرہ ادا کرنا فرض كي ہيں .... الخ.

اور صحابہ کرام بھی اسی طرح فطرانہ ادا کیا کرتے تھے، چنانچہ جس کسی نے بھی دو جنس میں فطرانہ ادا کیا تو وہ ایسا عمل کر رہا ہے جس کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم نہیں دیا.

واللہ اعلم .